69965 ـ والد کی بات مانتے ہوئے دوکان پر داڑھی مونڈنا

سوال

میں باربر شاپ پر کام کرتا ہوں، اور یہ میرے والد کی ملکیت ہے، میرا ایك دینی بھائی ہے جو میری ہدایت کا باعث بنا، اور میرے ساتھ دوکان پر کام کرتا ہے، اور اب وہ شادی شدہ بھی ہے اور گاہکوں کی داڑھی مونڈنے سے انکار کر دیتا ہے، کیونکہ اس کی رائے میں یہ شرعا حرام ہے، اور داڑھی مونڈ کر حاصل ہونے والا مال بھی حرام ہے، میں غیر شادی شدہ ہوں اور اپنے والد کے ساتھ رہتا ہوں، پہلے میں بھی گاہکوں کی داڑھی مونڈنے سے انکار کرتا رہا ہوں، لیکن والد صاحب نے مجھ پر دباؤ ڈالا اور دوکان بند کر دی، میرے پاس کوئی اور کام نہیں ہے، میرا بھائی مصر ہے کہ میں داڑھی کی شیو نہ کیا کروں، اور میرے والد صاحب کے دباؤ کی اسے کوئی مشکل نہیں کیونکہ وہ اپنے علیحدہ گھر میں رہتا ہے، اور میں شادی کی تیاری وغیرہ میں مصروف ہوں اور قسطیں ادا کرنا ہوتی ہیں، میں نے مجبورا شیو کرنا شروع کر دی تا کہ والد دوکان کھول دے، اب مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (1190) اور (8196) کے جوابات میں داڑھی مونڈنے کی حرمت، اور داڑھی مونڈنے کی معاونت کرنے کی حرمت بیان کی جا چکی ہے، چاہے وہ معاونت شیو کرنے کی دوکان کھول ہو یا اس کے بغیر.

اور پھر والدین کی اطاعت و فرمانبرداری اور ان سے صلہ رحمی کرنا واجب ہے، لیکن جب اللہ تعالی کی نافرمانی ہو تو پھر مخلوق کی اطاعت نہیں ہو سکتی، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ کی معصیت و نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6830) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840).

اس بنا پر داڑھی کی شیوکرنے کے لیے دوکان کھولنی جائز نہیں، آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ صرف سر کے بال مونڈیں یا چھوٹے کریں، اور مونچھیں کاٹیں، لیکن لوگوں کی داڑھی کو ہاتھ بھی نہ لگائیں، تو اس طرح دونوں کام ہو سکتے ہیں آپ دوکان بھی کھول لیں گے اور حرام کام سے اجتناب بھی ہو جائیگا.

اور آپ کے والد کو یہ جان لینا چاہیے کہ حصول رزق شریعت کے مطابق ہونا چاہیے، اور سبحانہ وتعالی حلال مال میں برکت عطا کرتا ہے چاہے وہ تھوڑا ہی ہو، اور حرام مال چاہے جتنا بھی زیادہ ہو اس میں برکت نہیں ہوتی بلکہ

وہ ختم ہو جاتا ہے، اور پھر آپ شرعی طور پر اس معصیت و نافرمانی کے ارتکاب کے لیے مجبور نہیں، اور جس معاملہ میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو اس میں آپ پر اپنے والد کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا جائز اور ضروری نہیں ہے.

تو آپ اللہ سبحانہ وتعالی سے مدد و نصرت مانگیں اور اپنے والد کی بات کو تسلیم نہ کریں، بلکہ آپ کوئی اور حلال کام تلاش کر لیں، یا پھر اپنی اس دوکان پر ہی رہیں، لیکن داڑھی کی شیو نہ کریں، ان شاء اللہ اللہ تعالی آپ کے لیے نکلنے کی کوئی راہ بنا دیگا، اور آپ کو روزی بھی وہاں سے دےگا جہاں سے آپ کو وہم و گمان بھی نہیں ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 - 3).

اور آپ خیر القرون جو کہ صحابہ کرام کا دور تھا ان کے افعال کی پیروی کریں، کیونکہ وہ اپنی دنیا کو اپنے دین پر مقدم نہیں کرتے تھے، اور نہ ہی دنیاوی نفع کو اخروی فائدہ پر ترجیح دیتے تھے، اس لیے کہ وہ وحی کی سماعت کرتے کہ وہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مخالفت سے منع کرتی تو وہ اسے ترک کرنے میں جلدی کرتے، اور وہ اپنے نفسوں کے لیے ایك ثقیل حکم بھی سنتے تو وہ اس پر عمل پیرا کرنے میں جلدی کیا کرتے تھے، اور پھر مدینہ کے لوگ تو کاشت کار تھے، اور ان کے کچھ معاہدہ جات میں انہیں فائدہ تھا لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس میں سے کچھ کی ممانعت آئی تو ان میں سے ایك کہنے لگا:

" ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کام سے روکا جس میں ہمارا فائدہ تھا، لیکن ہمارے لیے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری زیادہ فائدہ مند ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2214) صحیح مسلم حدیث نمبر (1548).

اور جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے شراب نوشی سے اجتناب کرنے میں تردد اور پس و پیش سے کام نہیں لیا، حالانکہ گلاس ان کے ہاتھ میں تھا، لیکن جیسے ہی حرمت کا حکم سنا تو انہوں نے شراب کے مٹکے توڑنے میں ذرا برابر بھی تاخیر نہ کی.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں ابو طلحہ انصاری اور ابو عبیدہ جراح، اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہم کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، تو ایك آنے والا شخص آیا اور کہنے لگا، بلا شبہ شراب حرام کر دی گئی ہے، تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ اٹھو اور اس مٹکے کو توڑ دو، انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: میں نے اس برتن کے نیچے پیندے میں ٹھوکر ماری اور توڑ دیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6826) صحیح مسلم حدیث نمبر (1980).

اس طرح بات اور حکم کو تسلیم کرنے میں یہ پاکباز لوگ بعد میں آنے والوں سے سبقت لے گئے، تو مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ شریعت کے مخالف کام کو ترك کرنے میں تردد اور پس و پیش سے کام نہ لے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس کے ایمان کا تقاضہ بھی یہی ہے جسے اس نے اپنے لیے پسند کیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کسی بھی مومن مرد اور مومن عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا وہ صریحا گمراہی میں جا پڑے گا

الاحزاب (36).

واللہ اعلم .